سوال

(246)قربانی کی قیمت کشمیر بھیجنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض جماعتوں اور تنظیموں کی طرف سے اخبارات میں یہ اعلان آرہا ہے کہ قربانی کے جانور کے پیسے یہاں جمع کروائیں اور ان کی طرف سے کشمیر میں قربانی کر کے گوشت وہاں کے اہل علاقہ مہاجرین و مجاہدین میں تقسیم کیا جائے گا۔ کیا قرآن و سنت کی روشنی میں ایسا فعل جائز ہے؟ (سائل: محمد جابر حسین، مدرس جامعہ اہل حدیث چوک دالگراں لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال قربانی محض گوشت کھانے اور کھلانے سے ہی عبارت نہیں کہ بس ضرورت مند علاقوں کے لوگوں کو قربانی کا گوشت کھلانے کے لیے وہاں پیسے بھیج دیے جائیں اور پھر یہ باور کرلیا جائے کہ میری قربانی ذبح ہو کر شرف قبولیت سے متشرف ہو چکی اور مجھے وہی ثواب و فضیلت بھی مل چکی جو مباشرت بالعمل سے حاصل ہوتی ہے، یہ خیال درست اور صحیح نہیں کیونکہ گوشت کھانے اور کھلانے کے علاوہ جب تک حسب ذیل سنن اور آداب کو بجا نہ لایا جائے گا ذبح شدہ چوپایہ مسنون قربانی نہیں ہو گا۔

1۔ قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب عمل قربانی کے جانور کا خون بہانا ہے:

(عن عَائِشَةُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ { : مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ يَوْمَ النَّحْرِ عَمَلًا أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِرَاقَةِ دَمٍ الحديث رواه ابن ماجه والترمذي وقال هذا حديث حسن غريب)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کو کسی انسان کا تی کوئی عمل اتنا پسند نہیں جتنا قربانی کا خون بہانا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔'' اور ظاہر ہے کہ قربانی کی قیمت بھیج دینے سے یہ فضیلت حاصل نہ ہو گی۔

2۔ قربانی کا عید گاہ میں ذبح کرنا بھی درست ہے، کیونکہ قربانی اسلام کا ایک علامتی نشان (شعار دین) ہے۔

(عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى)

''نافع کہتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ قربانی عید گاہ میں ذبح کرتے تھے۔'' اور ظاہر ہے کہ دوسرے علاقے میں قربانی کی قیمت بھیجنے سے یہ سنت بھی چھوٹ جائے گی۔

3۔ قربانی کے جانور کو کھلا پلا کر موٹا تازہ کرنا بھی مستحب عمل ہے، جیسا کہ حضرت ابوامامہ بن سعل رضی اللہ عنہ وضاحت فرماتے ہیں :

(كُنَّا نُسَمِّنُ الأُضْحِيَّةَ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُسَمِّنُونَ)

''ہم لوگ مدینہ منورہ میں قربانی کے چوپایوں کو موٹا تازہ کرتے تھے'' اور ظاہر ہے کہ جب قربانی کی قیمت دوسرے علاقے میں بھیجی جائے گی تو یہ نیکی بھی چھوٹ جائے گی۔

4۔ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا ست ہے :

(عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ)

''رسول اللہ ﷺ نے دوچت کبرے بینڈھوں کی قربانی دی، میں نے آپ کو ان کی گردنوں پر پاؤں رکھے دیکھا ہے۔''

اور اس سنت پر عمل بھی تب ہوگا جب آدمی اپنی قربانی خود ذبح کرے گا۔ جب تک قربانی نہیں خریدے گا عمل نہیں ہوگا۔ لہذا ثابت ہوا کہ قربانی کی قیمت بھیجنے کا عمل خلاف سنت ہے جسے چھوڑ دینا چاہیے۔ ورنہ سنت رسول اللہ ﷺ کا ترک لازم آئے گا جو کہ ایک مسلمان کے لیے دنیا و عقبیٰ میں بڑے خسارے کا موجب ہے۔

5۔ قربانی کو قبلہ رخ لٹانا سنت ہے۔

قربانی ذبح کرنے کے آداب وسنت میں ایک یہ بھی ہے کہ بوقت ذبح قربانی کا رخ قبلہ کی طرف ہو :

(عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : ذَبَحَ النَّبِيُّ - صلی اللہ علیہ وسلم - يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مُوجَيَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ : «إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ . الحديث)

6۔ دعائے توجیہ بوقت ذبح :

قربانی ذبح کرنے کے آداب میں بوقت ذبح دعائے توجیہ کا پڑھنا بھی سنت ہے اور دعائے توجیہ یہ ہے :

(إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا   الحديث)

7۔ قربانی کا گوشت کھانا بھی سنت ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع حدیث ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

(فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَتَصَدَّقُوا)

''اپنی قربانی کا گوشت خود کھاؤ، ذخیرہ کر لو اور صدقہ بھی کرو۔''

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع حدیث میں ہے : (كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا)

''کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کر لو۔''

8۔ قرآن مجید نے قربانی کا جو تصور پش کیا ہے وہ تو بھیمۃ الانعام کو اللہ کے نام پر (بِسْمِ اللهِ، اللّهُ أَكْبَرُ) پڑھ کر ذبح کرنا ہے اس کی قیمت دوسرے علاقہ میں بھیج دینا نہیں جیسا کہ فرمایا :

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۖ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ٢٨ ... الحج

''اوران مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں ان چوپایوں پر جو پالتو ہیں، پس تم آپ بھی کھاؤاور بھوکے فقیروں کو بھی کھلاؤ۔''

نیز فرمایا:

(وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ)

''ہر امّت کے لیے ہم نے قربانی کا ایک قاعدہ مقرر کردیا ہے تاکہ (اُس امت کے لوگ) اُن جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اُس نے اُن کو بخشے ہیں''

نیز فرمایا:

(وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ ۖ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ٣٦ ... سورة الحج

اور (قربانی کے) اونٹوں کو ہم نے تمہارے لیے شعائر اللہ میں شامل کیا ہے، تمہارے لیے اُن میں بھلائی ہے، پس انہیں کھڑا کرکے ان پر اللہ کا نام لو، اور جب (قربانی کے بعد) ان کی پیٹھیں زمین پر ٹک جائیں تو اُن میں سے خود بھی کھاؤ اور اُن کو بھی کھلاؤ جو قناعت کیے بیٹھے ہیں اور اُن کو بھی جو اپنی حاجت پش کریں اِن جانوروں کو ہم نے اِس طرح تمہارے لیے مسخّر کیا ہے تاکہ تم شکریہ ادا کرو۔''

ان تینوں آیات مقدسہ پر سرسری نظر ڈالنے سے صاف نظر آتا ہے کہ ان آیات میں جو احکام بیان کئےگئے ہیں وہ قربانی کے ذبح کرنے کے ساتھ متعلق ہیں۔ قیمت بھیج دینے سے یہ احکام اورہدایات تشنہ تعمیل رہ جاتے ہیں۔

9۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی ذہن میں مستحضر رہے آج جن اقتصادی اور سیاسی ضرورتوں کے پش نظر قربانی کی قیمتوں کو جمع کرانے کی اپیلیں شائع کی جارہی ہیںیہ اقتصادی اور معاشی ضرورتیں عہد رسالت اور دور خلافت میں آج کی نسبت کہیں زیادہ موجود تھیں اور عرب کے بدوفاقوں سے دوچار رہتےتھے اور آپ کو ان کی فاقہ مستیوں کا علم بھی تھا، لیکن بایں ہمہ آپ نے اپنی دس سالہ مدنی زندگی میں ایسا ایک دفعہ بھی نہیں کیا کہ اہل مدینہ سے قربانیوں کی قیمتیں وصول فرما کر کسی دوسرے غریب علاقے کے لوگوں کو گوشت مہیا کرنے کےلیے وہاں جا کر قربانی کے جانور ذبح کئےہوں۔

لہذا (عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين) اور مذکورہ بالا قربانی کے سنن اور آداب کا تقاضا صرف اور صرف یہ ہے کہ اہل علاقہ اپنی قربانیاں اپنے علاقوں اور دیہات میں ذبح کریں، خود کھائیں، احباب اور دوسرے حاجت مندوں کو کھلائیں اور ممکن ہو تو دوسرے مستحق علاقوں کو کچھ حصہ بھیج دیں ورنہ قیمت ارسال کرنے کی صورت میں نہ صرف رسم قربانی ادا نہ ہوگی بلکہ سنت ابراہیمی کے بھی خلاف ہوگا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص614